

مطبوعات

کتاب العلم | از جناب عبدالعزیز خالد - ناشر: خالد اکیڈمی، ۱۰۳ نواز شہ علی روڈ، لاہور - کاغذ طباعت بہت خوب، جلد مضبوط اور زینت افزا - صفحات: ۸۰۰ - قیمت: ۵۰۰ روپے -

ایک کتاب العلم کیا، عبدالعزیز صاحب کے یہاں تو علم و مہر کا چرچھاؤ میں آیا ہوا دریا لٹے سندھ ہے۔ کچھ دیر ہم اس کے کنارے کنارے دوڑے مگر نہ اور چھوڑ معلوم ہو سکا، نہ منبع تک رسائی، نہ دامنہ تک پہنچ، نہ محشر آرا حرکت و روانی میں اتنی مہارت سکون میسر کہ ایک ساغر ہی بھرا جا سکے۔ اپنی اپنی قسمت ایہاں بہت سے دریا ہیں اور دریاؤں کے کنارے بے شمار تہی سائر اور نقشہ لب بسمل۔ بات ایک فرات کے ماتر پر ہم ختم نہیں ہو جاتی۔

غیر بہت سی کتابیں لکھنے کے بعد جن کی گنتی یاد رکھنا بڑی قابلیت کی بات ہے، اب انہوں نے کتاب العلم لکھی ہے۔ ہم جیسے ان پڑھ تو چونک اٹھے۔ علم کے متعلق جو کچھ قرآن میں آیا ہے اور جو کچھ پہلے کے صحف میں ہے۔ پھر علم کے متعلق احادیث اور علماء اور شعراء کے اقوال کا ایک وسیع دائرہ ہے، ان تمام اطراف سے روشنی لے کر جناب خالد نے علم کے بارے میں بہت سے نکات حکمت جمع کر دیئے ہیں۔ کہنا چاہیے کہ یہ چھوٹی سی انسائیکلو پیڈیا ہے علم کے بارے میں۔

اب مسئلہ آتے ہے عربی آیات و احادیث کا، سوئیوں تو کمال ہے کہ ہر جملے اور فقرے کا ترجمہ مصرع موزوں میں ہو، یا پورے شعر یا زائد اشعار میں۔ لیکن اصل مشکل

یہ ہے کہ قرآن میں خصوصاً اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلقینات میں عموماً بیان کا ایک ایسا دل گداز انداز پایا جاتا ہے، ان میں ایک خاص بہاؤ ہوتا ہے جو یوں بھی ترجموں میں منتقل ہوتا مشکل ہے، کجا کہ آپ مصرعوں اور شعروں میں ترجمہ لکھیں۔ وہ کلام تو فنونِ شعریہ کی معنویت سے آزاد ہے، اُسے آپ اپنے کسی موضوع کی توجیح بنا سکتے ہیں۔ اس کی طرف کنا یہ بات تلیج سے قاری کا ذہنی ربط قائم کر کے شعر کے فنی لطائف کو پُر زور بنا سکتے ہیں۔ مگر ترجمہ میں جب ایک مفہوم ہی کی نہیں، الفاظ کی بھی پابندی ہوتی ہے، آپ صرف کلام کو موزوں بنا سکتے ہیں۔ مگر صرف وزن و بحر کے زور سے شعری جمال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ قرآن و حدیث (اور شاید دوسری زبانوں) کے کسی علمی بیان کا اول تو لفظوں کی پابندی کے ساتھ شعری پیرائے میں لانا اور پھر اس میں تشبیہات، نزاکتِ تخیل اور جذباتی زور کو پیدا نہ کر سکتا ہم کو اس نتیجے تک پہنچاتا ہے کہ ایسی عبارت کے ترجمے نشر میں کیے جائیں تو وہ ترجمہ کے..... الفاظ کی حسنِ ترتیب اور حسنِ انتخاب کی وجہ سے زیادہ پُر زور بن جاتی ہے۔

کتاب العلم میں نہ تو قرآن و حدیث، قدیم نوشتوں اور شعراء کے کلام کے مفہوم کو لفظاً حسن سمجھا جاسکتا ہے۔ اور نہ ان کے متن کے حسن سے بہرہ ملتا ہے، اور نہ ترجمہ کی نشر موزوں کے مصرعوں کی شکل میں الگ الگ ٹکڑے لطف دیتے ہیں۔

فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ — متبادل ترجمے ملاحظہ ہوں؛

— نادانوں میں سے کہیں نہ پس ہو جانا — دیر پس ہو جانا بھی خوب ہے کوئی
پسپتالوں والی پس نہ سمجھ لے۔

— پس ہونا نادانوں میں بہت — (وزن کی خاطر کیسی بھدی ترتیب
ہے کلام کی)۔

— ہونہ گز شریکِ نادانان — (بہتر ہے)

— ہونہ زہار جاہلوں میں سے — (بہتر ہے)

آیت ۱۳ : ۴۱ ﴿ إِنَّا نَاتِقِي الْأَرْضَ حَصَّ سَنَقُصُّ مِنْهَا طَرَفِيهَا

— انہوں نے یہ دیکھا نہیں ہے برابر گھٹاتے چلے آ رہے ہیں

زمین کو ہم اس کے کناروں سے (چاروں طرف سے)

اسی ضمن میں ایک قول بیان ہوا۔ قِيلَ هُوَ مَوْتٌ بِالْعِلْمِ

— کہا بعض اصحاب تفسیر نے: موت ہے عالموں کی زمین کے گھٹاؤ کا مطلب۔

دوسری فصل (صحائف پیشین) کے تحت ص ۴۴

— ہونٹ سیانوں کے علم بولتے ہیں (کیا لطف اس کلام میں!)

ص ۴۷ :-

— (محفوں کا دل ہے ان کے منہ میں (بے کینہ عبارت)

داناؤں کے دل میں ہے ان کا منہ (بے کینہ عبارت)

ص ۴۹ :-

— جو احمق کو تعلیم دیتا ہے (مٹی کے وہ ٹوٹے برتن جوڑے

ص ۵۰ - نمبر ۱۲۵ :-

— دے نہ جاہل کو جواب اس کی حماقت کے مطابق

کہ نہ ہو جائے کہیں تو بھی اس کی مانند

ص ۵۰ - نمبر ۱۲۶ :-

— دے تو جاہل کو جواب اس کی حماقت کے مطابق

کہ سمجھ بیٹھے نہ اپنے کو کہیں دانش ور

ص ۲۸۷ - نمبر ۶۷ :-

مَنْ أَشَرُّ النَّاسِ ؟ عَالِمٌ لَا يَنْفَعُ بِهِ

— ہے کون بدترین مردمان ؟

وہ عالم اپنے علم سے جو ہونہ منتفع

ان مثالوں کا مطلب یہ نہیں کہ کام میں قدر و قیمت نہیں۔ بلکہ بعض اچھی اچھی

ادبی عبارات کے مؤثر ترجمے بھی ہیں۔

مگر قرآن و حدیث کے ترجمے کے سلسلے میں مجھے خاص توجہ اس لیے کرنی پڑی کہ میں خالد صاحب کے نظریے کو جانتا ہوں کہ وہ ترجمہ میں عبارت کے اصل تاثر کو منتقل کرنے کے قائل نہیں ہیں، وہ عربی کی عبارت کے ان خلاؤں کو بھرنے کا اذن بھی کسی کو نہیں دیتے، جنہیں عربی بولنے والوں کے ذہن از خود بھر لینے کے عادی ہوتے ہیں، وہ جلالت، غصے، تنقید، عتاب، ملائمت، منظر کشی وغیرہ کے خاص تقاضوں کا لحاظ کرنے کو گمراہی سمجھتے ہیں اور بس لفظ کی جگہ لفظ لگانے پر اکتفا رہے ہیں۔ لیکن جب انہوں نے منظوم ترجمے کا کام قرآن و حدیث کے دائروں میں شروع کر دیا تو پھر الفاظ کے انتخاب میں وزن کا لحاظ کرنا پڑا جیسے تفسیر لفظ میں متبادل الفاظ ایسے ڈھونڈنے پڑے جو بلا نقطہ ہوں۔ گویا ایسی ہر پابندی قرآن کے لفظی متن کے ترجمے میں تو دخل انداز ہوگی۔ مثلاً ذَلَّا تَكْرُوتَ حَسْبُ الْجَاهِلِيْنَ کی ترجمہ کاری میں ہم نے نمونہ پیش کر دیا ہے۔

اصل میں بے جا مبالغہ آرائیوں یا ردِ عمل کے اثر میں جو کلیتے آدمی خود بنا کر دوسروں پر حکم لگانے لگتا ہے، وہ علم و فن کی راہ میں بڑھتے ہوئے ٹوٹ جاتے ہیں۔ یہ گفتگو تو بے تکلفی کی وجہ سے ہے، ورنہ ہم کیسے نہ تسلیم کریں کہ آٹھ سو صفحات کی کتاب انہوں نے بڑی محنت و کاوش سے تیار کی ہے، اور اس کا مطالعہ دینی اور ادبی اور شعری مطالعہ رکھنے والوں کے لیے مفید اور باعثِ دلچسپی ہوگا۔

از جناب ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ صاحب۔

ناشر: ملک سنتر، پبلشرز اینڈ بینک سیلرز،

SOCIO-ECONOMIC

SYSTEM OF ISLAM

۱۶- ڈی مکتہ کالونی، گلبرگ ۳، لاہور۔ صفحات: ۳۳۲ - قیمت: ۱۵۰ روپے

یہ کتاب ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ صاحب کے اُن اُنیس انگریزی تحقیقی مقالات کا مجموعہ ہے، جو وقتاً فوقتاً ملکی اور غیر ملکی کانفرنسوں میں پڑھے گئے۔ یہ مقالات